

# رسویہ طاہری

## مولانا محمد حسین آزاد

ولادت: 1830ء ☆ وفات: 1910ء



**حالات زندگی** مولانا محمد حسین آزاد 1830ء میں دہلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد باقر تھا جن کے استاد ذوق سے بہت قریبی تعلقات تھے۔ آزاد نے تعلیم ان ہی کی زیر نگرانی پائی۔ عمدہ تعلیم و تربیت اور ذوق کی شاگردی نے آزاد کے ادبی مزاج کو پختہ کر دیا اور ان میں زبان شناسی کا رجحان پیدا ہو گیا۔ آزاد نے قدیم دہلی کالج میں تعلیم حاصل کی جہاں مولوی ذکاء اللہ، ڈپٹی نذیر احمد اور ماسٹر پیارے لال آشوب جیسی عظیم ہستیاں آپ کی ہم جماعت تھیں۔

آپ کے والد محمد باقر نے دہلی سے اردو کا سب سے پہلا اخبار نکالا۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں ان کے والد کو بغاوت کے جرم میں چانسی دے دی گئی۔ آزاد 1864ء میں لاہور پہنچے۔ آزاد عرصہ تک گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی اور فارسی کے استاد بھی رہے۔ 1887ء میں ملکہ وکٹوریہ کی گولڈن جوبی کے موقع پر ان کو ادبی خدمات کے سلسلہ میں ”مش العلماء“ کے خطاب سے نوازا گیا۔ 1889ء میں خلل دماغ کے آثار پیدا ہوئے۔ یہ عارضہ آزاد کو اپنی بیٹی کے اچانک انتقال سے ہوا۔ آزاد نے 22 جنوری، 1910ء کو وفات پائی۔

**طرز تحریر کی خصوصیات** آسمان ادب کا وہ روشن تارہ جس کی چمک دک سے آج بھی اردو ادب روشن ہے، مولانا محمد حسین آزاد جن کا شمار اردو ادب کے بہترین صاحب طرز انشاء پردازوں میں ہوتا ہے، وہ پہلو دار شخصیت کے مالک تھے۔ وہ بیک وقت شاعر، مورخ، نقاد اور مضمون نگار تھے۔ آزاد کو شہرت عام اور بقاعے دوام ان کے طرز تحریر کی وجہ سے حاصل ہوا۔ انہوں نے خوبصورت شبیهات، استعارے، رنگینی عبارت اور موسیقیت سے نثر کو سجا�ا۔ یہی دھنوبیاں تھیں جن کی بنا پر انہیں ادب میں بلند اور ممتاز مقام ملا۔ بقول سکینہ: ”آزاد نثر میں شاعری کرتے ہیں۔“

تمثیل نگاری آزاد کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ یہی نہیں انہیں اردو کا سب سے بڑا رقع نگار بھی مانا جاتا ہے۔ آزاد مختصر سے مختصر لفظوں میں بڑی سے بڑی بات کہنے پر قادر ہیں۔ مختصر یہ کہ آزاد اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ اگر انہیں شاعر، نقاد اور تاریخ نویس نہ بھی مانا جائے تو بھی ان کی لازوال شہرت پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ انشاء پرداز تھے۔ اپنی طرز کے آپ موجدا اور آپ ہی خاتم۔

## مختصر تعارف

مولانا محمد حسین آزاد اردو ادب کے روشن تاریخیں۔ انہیں بہترین انشاء پرداز اور آقائے اردو تسلیم کیا جاتا ہے۔ زبان و بیان رنگیں اور دلکش ہے۔ ان کی نظر میں نظم کا سامزہ ملتا ہے۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ آزاد بیک وقت شاعر، نشرنگار، تاریخ نویس اور فقاد تھے۔

## مرکزی خیال

مولانا محمد حسین آزاد، سر سید کے عناصرِ شخصیہ میں سے ایک ہیں جو مسلمانوں میں فکری بیداری کے خواہاں تھے۔ ”رشتہ ناتا“ آزاد کی خوبصورت تحریز ہے جو نصاب کا حصہ ہے۔ آزاد کے زمانے میں بھی اور آج کل کے دور میں بھی رشتہ ناتوں کی قدر کم ہو رہی ہے۔ حق ادا نہیں کئے جا رہے اور فرائض سے غفلت بر تی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں لکھا گیا ہے۔



محمد حسین آزاد کا یہ مضمون مسلمانوں کی بکھری ہوئی فکری سوچ کو ایک راہ بجھانے کی بہترین کاوش ہے۔ اس مضمون کا مرکزی خیال یہی ہے کہ رشتہ خدائی پیوند ہوتے ہیں، یہ ٹوٹ نہیں سکتے۔ لہذا ہم اللہ کو خوش رکھیں، رشتہ داریاں نبھائیں اور انہیں مضبوط کریں۔ ہر رشتہ، ہر ناتا اپنی جگہ اہم ہے۔ اگر کسی سے بے رخی سے پیش آئیں گے تو وہ بھی ہم سے ایسا ہی برداشت کرے گا۔ بزرگ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کی خدمت کر کے فیض حاصل کرنا چاہئے۔ خصوصاً اپنے والدین سے جو ہماری پیدائش اور پرورش کا ذریعہ ہیں جو ہمیں عدم سے دنیا میں لانے کا سبب ہیں۔ اللہ کی خوشی ان کی خوشی میں ہے۔ استاد ہمارا روحانی باپ ہوتا ہے، اس کی عزت و احترام بھی کرنا چاہئے۔ پھر دھیال اور نھیال کی رشتہ داریاں، ان سب کی عزت و احترام ہم سب پر فرض ہے اور ان کا حق ہے۔ بزرگوں کی رائے کا احترام کرنا چاہئے۔ ہر ایک رشتہ دار ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں۔

## خلاصہ

حوالہ مصنف: ”رشتنا تا“ مقالات مولانا محمد حسین آزاد، جلد دوم سے ماخوذ ہے جو محمد حسین آزاد کی ایک خوبصورت تحریر ہے۔

سبق کا خلاصہ: رشتہ ناتا ایک خدائی پیوند ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا ہے۔ یہ چیز اللہ کی طرف سے ہے اس لئے ہمیں ان کو بھانا چاہئے اور انہیں مضبوط کرنا چاہئے۔ ہر رشتہ کی اہمیت ہے اور ضرورت ہے۔ ان کی رعایت اور پابندی کو قانون ادب کہتے ہیں۔ ادب، تعظیم اور رعایت دنیا کی فلاج و بہبود کے لئے ضروری ہے۔ اگر ہم کسی کے ساتھ بے ادبی اور بے تو جھی سے پیش آئیں گے تو وقت پر کون ہمارے کام آئے گا؟ اگر ہم رشتہوں ناتوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھیں گے تو زندگی دشوار ہو جائے گی۔ جو ہمارا بزرگ ہو، اس کی خدمت کریں اور دنیا و آخرت کا فیض حاصل کریں۔ اگر ہم اپنے والدین سے خود سر اور سرکش رہیں گے تو ہماری اولاد بھی ہم سے ایسا ہی کرے گی۔ جو بزرگوں کی تعظیم نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی دل سے نہیں کر سکتا۔ جو والدین کے حقوق کو نہ مانے گا؟ جو نظر بھی نہیں آتا اور لیتا دیتا ہو ادھاری بھی نہیں دیتا۔

اوّل درجہ اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور ہزاروں نعمتیں عطا کیں۔ اس کی عبادت اور اطاعت ہر حال میں واجب اور فرض عین ہے۔ دوسرا مرتبہ والدین کا ہے جو ہماری پیدائش اور پرورش کا ذریعہ ہیں۔ ان کے احکام فقط ہمارے فائدے کے لئے ہوتے ہیں۔ جو اولادیں والدین کا کہنا مانتی ہیں وہ کامیاب رہتی ہیں اور جو اُن سے برگشته رہتے ہیں وہ ذلیل و خوارہی رہتے ہیں۔ ان کی کسی بات کو رد نہ کرو، ان کی رضامندی معلوم کرو۔ استاد کا راتنہ بھی باپ کے برابر ہوتا ہے کیونکہ وہ ہماری روحانی پرورش کرتا ہے۔ نانا، نانی، دادا، دادی ہمارے بزرگوں کے بزرگ ہیں ان کا احترام و تعظیم بھی لازم ہے۔ اسی طرح دھیالی اور نھیالی تمام رشتہوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ بھائی ہماری قوتِ بازو ہوتے ہیں۔ بڑے بھائیوں کا احترام کرنا چاہئے۔ بہنوں کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ان کا دل بہت نازک ہوتا ہے۔ بزرگوں کی عقل پختہ اور تجربہ زیادہ ہوتا ہے لہذا ان کی رائے کو اہمیت دینی چاہئے۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہر رشتہ دار ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں۔

# فرہنگ

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
قربت، اتحاد، اتفاق بجائے اس کے چھوٹے ضدی، بات نہ ماننے والا خاص فرض، ضروری فرض امور کی جمع، معاملات رشته داری، خون کارشہ نانا کا خاندان یا گھرانہ مضبوط، پاسیدار	یگانگت چہ جائے کے خود فرض عین امورات قربت نھیاں پختہ	چیپی، جوڑ مقرر پھل خوش نصیبی، خوش قسمتی حکم نہ ماننے والا، باغی وجود نہ ہونا رضامندی، خوشی دادا کا خاندان یا گھرانہ عزت، آبرو، مذہب کی زد سے حرام ہونا لازمی، اولین شرط	پیوند معین شر بہرہ یابی سرکش نیستی خوشنودی دوھیاں حرمت مقدم



ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

[www.usmanweb.com](http://www.usmanweb.com)

## کیشرا لامتحانی سوالات

دیے ہوئے ممکن جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

- 1** نصاب میں شامل سبق "رشتہ ناتا" کے مصنف ہیں:  
 ✓ (الف) سریداحمد خان      (ب) مولانا شبیل نعmani  
 (ج) مولانا الطاف حسین حالی      (د) مولانا محمد حسین آزاد
- 2** مولانا محمد حسین آزاد نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:  
 ✓ (الف) اخلاقی بیوی ﷺ      (ب) امیدکی خوشی  
 (د) رشتہ ناتا      (ج) شہید
- 3** نصاب میں شامل سبق "رشتہ ناتا" مأخوذه ہے:  
 (الف) مرأۃ العروس      (ب) مضاہم سرید  
 (ج) مقالاتِ محمد حسین آزاد ✓      (د) مٹی کا دیبا
- 4** نصاب میں شامل سبق "رشتہ ناتا" مقالاتِ محمد حسین آزاد کی اس جلد سے ماخوذ ہے:  
 (الف) جلد اول      (ب) جلد دوم ✓      (ج) جلد سوم  
 (د) جلد چہارم
- 5** "مقالاتِ محمد حسین آزاد، جلد دوم" سے ماخوذ یہ سبق نصابی کتاب میں شامل ہے:  
 (الف) رشتہ ناتا ✓      (ب) امیدکی خوشی  
 (د) شہید      (ج) قومی ہم درودی
- 6** مشاہد اعلیاء ان کا خطاب تھا:  
 (الف) سریداحمد خان      (ب) مولانا محمد حسین آزاد ✓      (ج) علامہ محمد اقبال
- 7** آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی کے استاد رہے:  
 (الف) مولانا شبیل نعmani      (ب) مولانا الطاف حسین حالی      (ج) مولانا محمد حسین آزاد ✓
- 8** آب حیات، نیرنگِ خیال، دربارِ کبری اور قصصِ ہند ان کی تصانیف ہیں:  
 ✓ (الف) مولانا شبیل نعmani      (ب) الطاف حسین حالی      (ج) ڈپٹی نزیر احمد بدھلوی  
 (د) مولانا محمد حسین آزاد
- 9** ان کا رتبہ بھی باپ کے برابر ہے:  
 (الف) امام مسجد      (ب) حافظ قرآن      (ج) استاد  
 (د) عالم      ✓ (الف) محاورہ مکمل کیجئے:  
 (ب) مال بیٹے دو ذات، ..... ایک ذات۔
- 10** (الف) خالہ بھانجا      (ب) پھوپھی بھتیجا ✓      (ج) نالی نواسا  
 (د) ماموں بھانجا

نصابی کتاب کی مشق کے کیشرا لامتحانی سوالات

- 11** رشتہ ایک پیوند ہے:  
 (الف) خدائی ✓      (ب) دنیاوی  
 (ج) لازمی      (د) مصنوعی
- 12** بنچ کی پروردش ممکن نہیں اگر محبت نہ ہو:  
 (الف) بہن بھائی کو      (ب) دوستوں کو  
 (ج) ماں باپ کو ✓      (د) پڑو سیوں کو
- 13** دنیا کی ہربات میں نزدیکی اور دوری کے ہیں:  
 (الف) نظارے      (ب) رشتہ ✓  
 (ج) احکامات      (د) مزے

- 14** رشتہوں کی رعایت اور پابندی کو کہتے ہیں:  
 (الف) قانون فلسفہ      (ب) قانون شہادت  
 (ج) قانون کیمیاء      (د) قانون ادب ✓
- 15** بزرگوں کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے:  
 (الف) خدا کی خوشنودی ✓      (ب) دنیا کی غصیں  
 (ج) عزت دار ملکا ملت      (د) دنیا کی غصیں

## جملوں کی تشریح

دنیا کی ہر بات میں نزدیکی اور دوری کے رشتے ہیں۔ ان کی رعایت اور پابندی کو قانون ادب کہتے ہیں۔

جملہ 1

حوالہ سبق: یہ جملہ نصاب میں شامل سبق "رشتنا تا" سے منتخب کیا گیا ہے جو "مقالات مولانا محمد حسین آزاد، جلد دوم" سے مانوذ ہے۔

حوالہ مصنف: جواب کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: رشتے ناتے دور اور قریب کے ہوتے ہیں۔ جتنا قریب کا رشتہ ہوگا اتنا ہی اس کا دل ہماری محبت اور بھائی سے مخمور ہوتا ہے۔ اسی طرح دستی یاری میں کچھ قریب دست ہوتے ہیں جو دل کے بھی قریب ہوتے ہیں جو ہمارا خیال رکھتے ہیں اور ہمارے بھائی کے لئے سوچتے ہیں۔ یہ نزدیکی اور دوری کے رشتے دار ایک دوسرے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اسی حساب سے ان کے ساتھ رعایت اور بھائی کی جاتی ہے جس کو مصنف محمد حسین آزاد قانون ادب کا نام دیتے ہیں۔

اگر ہم کسی کے ساتھ بے ادبی یا بے توجیہی سے پیش آئیں گے تو ہمارا کون ادب یا وقت پر کام کرے گا۔

جملہ 2

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: انسان ایک معاشری جیوان ہے۔ وہ اپنی ضروریات کے لئے ایک دوسرے کا محتاج ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری آسانی کے لئے ہمارے لئے رشتے ناتے پیدا کئے اور ایک دوسرے کے لئے ہمارے دل میں محبت اور رحم پیدا کیا۔ اسی بات کو محمد حسین آزاد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم جب کسی کے ساتھ بے ادبی کے ساتھ پیش آئیں گے تو ہماری عزت کون کرے گا؟ جو بادہ بھی ہماری تو ہیں کریں گے۔ جب ہم کسی کے ساتھ بے توجیہی کا برداشت کریں گے تو دوسرا بھی ہم پر توجہ نہیں دے گا۔ یہ لیں دین کی دنیا ہے۔ اگر ہم کسی کے کام نہیں آئیں گے تو وقت ضرورت کوئی ہمارے کام بھی نہیں آئے گا۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں ہم وہی کا نہیں گے جو بوئیں گے۔

جملہ 3 جو ماں باپ کے حقوق پر درش اور محنت کونہ مانے گا، وہ خدا کے حقوق نعمت کا کیا پوچھا نے گا، جو کہ آنکھوں سے بھی غائب ہے اور دیتا لیتا ہوا دکھائی بھی نہیں دیتا۔

جملہ 3

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: مضمون "رشتنا تا" میں محمد حسین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد دوسرا درجہ ماں باپ کا آتا ہے۔ ماں باپ جو ہمیں دنیا میں لانے کا سبب بننے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی

دیعت کردہ محبت، ہم پر لٹا دیتے ہیں۔ خود تکلیف میں رہتے ہیں مگر ہم کو آرام و سکون سے رکھتے ہیں۔ ہماری تکالیف پر اتوں کو سو نہیں سکتے۔ اپنا سکھ و چین ہماری پرورش پر وارد ہوتے ہیں۔ جو شخص والدین کے حقوقی پرورش اور ان کی محنت کا خیال نہیں کرتا، ماں باپ کا احترام نہیں کرتا، وہ شخص خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو کس طرح پہچانے گا اور اس کا کیا شکر ادا کرے گا؟ والدین تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں، ہمارے سامنے وہ ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں۔ جب ہم ان کا ادب و احترام اور اطاعت نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کا احترام کیسے کریں گے جو ہمیں نظر بھی نہیں آتا اور لیتا دیتا ہوا بھی دکھائی نہیں دیتا۔ جب ہم ماں باپ کے شکرگزار نہیں ہو سکتے تو اللہ تعالیٰ کے شکرگزار کیسے ہوں گے؟

**استاد کا رجہ بھی باپ کے برابر ہے۔ باپ پرورشِ جسمانی کرتا ہے اور استاد پرورشِ روحانی۔**

**جلد 4**

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور والدین کے بعد استاد کا درجہ بھی کسی سے کم نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ استاد باپ کے مساوی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک باپ اپنی اولاد کی جسمانی پرورش کرتا ہے اسی طرح ایک استاد اپنے شاگردوں کی روحانی بالیدگی کرتا ہے۔ انہیں تعلیم دیتا ہے جو ان کی روح کو جلا بخشتی ہے۔ استاد شاگردوں کے دل و دماغ کو تعلیم سے منور کرتا ہے۔ تعلیم ہی ہمیں اپنے رب اور خود اپنے آپ کو پہچانے میں مدد دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ استاد کا درجہ باپ کے برابر ہوتا ہے۔

**بزرگوں کی عقل پختہ اور تجربے کا رہوتی ہے، اس واسطے ان کی رائے کو بھی مقدم سمجھنا چاہئے۔**

**جلد 5**

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: محمد حسین آزاد مضمون ”رشته ناتا“ میں بیان کرتے ہیں کہ بزرگ اپنی عمر کا ایک حصہ گزار چکے ہوتے ہیں۔ زندگی کے گرم سرد کو جھیل چکے ہوتے ہیں۔ زندگی کو قریب سے دیکھے ہوتے ہیں اس لئے ان کی عقل پختہ ہو چکی ہوتی ہے اور وہ ہم سے زیادہ تجربہ کا رہوتے ہیں۔ جو چیز ہم تجربہ کر کے سیکھتے ہیں، وہ چیز یا نتیجہ بزرگ پہلے بتا دیتے ہیں اسی لئے ہمیں چاہئے کہ ان کی رائے غور سے نہیں، ان کی رائے کو مقدم سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

## نشرپاروں کی تشریح

**رشته ایک خدائی پیوند ہے ..... دنیا کے کل فوائد اور بہبود، اپنا سیت اور یگانگت پر مخصر ہیں۔**

**نشرپارہ 1**

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ نصابی کتاب میں شامل مضمون ”رشته ناتا“ سے لیا گیا ہے جس کے مصنف محمد حسین آزاد ہیں۔

حوالہ مصنف: جواب کے لئے مرکزی خیال سے پہلے ”محضر تعارف“ ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: رشته ایک خدائی پیوند ہے جو ثبوت نہیں سکتا ہے۔ یہ چیز اللہ کی طرف سے ہے اس لئے ہمیں ان کو بھانا چاہئے اور انہیں مضبوط کرنا چاہئے۔ ہر رشتے کی اہمیت ہے اور ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے ساتھ ساتھ دنیا کے فلاح و بہبود اور تمام فائدے ان رشتوں کی مضبوطی اور اتفاق پر انحصار کرتے ہیں۔ جیسا کہ اگر والدین کے دل میں اولاد کے لئے محبت نہ ہو تو وہ کبھی اولاد کی پرورش نہ کریں۔ ہمارے بھائی، بہن اور دیگر رشته دار کسی نہ کسی طرح ہمارے لئے سہارا اور مددگار ہوتے ہیں۔ اگر ہم کسی کے ساتھ بے ادبی اور بے توجیہی سے پیش آئیں گے تو وقت پر کون ہمارے کام آئے گا؟ اگر ہم رشتوں ناتوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھیں گے تو زندگی دشوار ہو جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بنائے رشتے ہیں۔ ہمیں ان کا احترام و تکریم کرنی چاہئے۔

**نشرپارہ 2 جو تم سے بڑا ہو، اس کو بڑا سمجھو ..... تاکہ خدا اُس کے ثمرے سے تم کو کام یاب کرے۔**

**نشرپارہ 2**

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف نشرپارہ 1 سے ملاحظہ کیجئے۔

**تعریج:** مولانا محمد حسین آزاد اس پیر اگراف میں کہتے ہیں کہ جو عمر میں تم سے بڑا ہے، اس کو بزرگ مانو اور سمجھو، ان کی بھی جان سے خدمت کرو، اس طرح ان کا حق ادا ہوگا۔ ان کے تجربات تم سے زیادہ ہیں۔ دنیا میں کوئی شخص خود بخود بیٹھائے ذاتی کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ اسے جو نعمت، قابلیت و صلاحیت عطا ہوتی ہے وہ بزرگوں کی پرورش، تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان بزرگوں میں اُس کے والدین، سرپرست، عزیز واقارب اور استاد شامل ہو سکتے ہیں۔ الہذا جن کی بدولت ہم کسی قابل ہوتے ہیں، ان کا شکریہ پوری طرح ادا کرنا ہم پر واجب ہوتا ہے اور یہ شکریہ ہم ان کی عزت و تکریم اور خدمت کر کے ادا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں اس کا پچل عطا کرے گا۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کا حق ادا نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے کیونکہ ہم خدا کے حقوق نعمت کو کیسے مانیں گے جو نظر بھی نہیں آتا اور لیتا، تاہم وادھائی بھی نہیں دیتا۔

### نشرپارہ 3 اگر تم اپنے ماں باپ سے خود سر رہے ..... وہ خدا کی عبادت بھی دل سے کرے گا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف نشرپارہ 1 سے ملاحظہ کیجئے۔

**تعریج:** اس نشرپارہ میں مصنف، محمد حسین آزاد، قاری کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے والدین کی بات نہیں مانو گے، ان کا احترام نہیں کرو گے، ان سے سرکشی کرو گے تو زیادہ ممکن ہی ہے کہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ یہی سلوک کرے۔ اسے مكافاتِ عمل کہتے ہیں۔ پھر تم کسی انسان سے تو کیا اللہ تعالیٰ کے حضور بھی یہی نہیں کہہ سکتے کہ میری اولاد نے میرے ساتھ یوں کیا ہے کیونکہ تم نے اپنے والدین کے ساتھ کون سا اچھا سلوک کیا تھا جو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی؟ جو شخص اپنے والدین اور اپنے بزرگوں کی اطاعت و خدمت کرتا ہے، ان کا حق پوری طرح ادا کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی پوری طرح ادا کر سکتا ہے اور دل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتا ہے کیونکہ والدین جن کو ہم دیکھ سکتے ہیں، ان کی محنت اور محبت کا صلہ اگر ہم سرکشی اور نفرت سے دیں گے تو اللہ تعالیٰ جو ہمیں دکھائی بھی نہیں دیتا اُس کی نعمتوں کا شکر ہم کیسے ادا کریں گے؟ ہم سب کو چاہئے کہ اپنے والدین و بزرگوں کی عزت و خدمت کریں۔

### نشرپارہ 4 اول مرتبہ بزرگی کا دنیا میں خدا کا ہے ..... جن کی بدولت ہم نیستی سے ہستی میں آئے۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف نشرپارہ 1 سے ملاحظہ کیجئے۔

**تشریح:** اس نشرپارہ میں محمد حسین آزاد فرماتے ہیں کہ دنیا میں سب سے بزرگی کا اول مرتبہ رب العالمین کا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور ہماری ضروریات کے سامان اور رشتہ ناتے پیدا کئے، جس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتیں عطا کیں اور ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے ہر حال میں اس معبود کی عبادت اور اس کی اطاعت ہم پر فرض ہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کے بعد دوسرا درجہ والدین کا آتا ہے جنہوں نے اُس وقت ہمیں سنہالا جب ہم اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے تھے، جب ہم خود کھانے اور چلنے پھرنے کے بھی ہتھ اٹھا جائے۔ انہوں نے دن رات ایک کر کے، اپنا سکون و آرام غارت کر کے ہماری پرورش کی۔ وہی ہیں جن کی بدولت ہم عدم سے دنیا میں آئے۔ خدا کے بعد وہ ہماری اطاعت اور محبت کے سب سے زیادہ مسحتی ہیں۔

### نشرپارہ 5 تمہارا ہر ایک بھائی قوت بازو ہے ..... ہزاروں امیدیں اور آرزوئیں بھائیوں سے رکھتی ہیں۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف نشرپارہ 1 سے ملاحظہ کیجئے۔

**تشریح:** اس نشرپارہ میں محمد حسین آزاد تحریر کرتے ہیں کہ ہر بھائی اپنے بھائی کی طاقت ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بڑا بھائی باپ کے برابر ہوتا ہے۔ بڑے بھائی کی تعظیم و احترام کرنا چاہئے۔ بڑے بھائی، بہن ہماری پرورش میں ہمارے والدین کا ہاتھ بٹاتے ہیں اور بچپن میں ہمارا خیال رکھتے ہیں، ہمارے ساتھ کھلتے ہیں اور ہمارے ذکر کے ساتھی ہوتے ہیں۔ بڑے بھائیوں کا حق ہم پر واجب ہے۔ خصوصاً بہنیں تو بہت پیاری ہوتی ہیں۔ بھائیوں کے لئے ان کی محبت پر خلوص اور لصون سے پاک ہوتی ہے۔ وہ ہر طرح سے اپنے بھائیوں کا خیال رکھتی ہیں۔ ان کا دل بھی انتہائی نازک ہوتا ہے۔ وہ بھائیوں کے لئے بہت حساس ہوتی ہیں اور بھائیوں سے ہزاروں امیدیں رکھتی ہیں اور بھائیوں کے لئے ان کی خواہشات بھی بے حساب ہوتی ہیں۔

## نصابی کتاب کے مشقی سوالات

**سوال 1** درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

(الف) قانونِ ادب سے کیا مراد ہے؟

**جواب** دنیا کی ہربات میں نزدیکی اور ذوری کے رشتے ہیں۔ ان کی رعایت اور پابندی کو قانونِ ادب کہتے ہیں۔

(ب) دنیا کی بہبود کے لئے کون کون سی چیزیں ضروری ہیں؟

**جواب** علاوہ خوشنودی خدا کے، دنیا کے گل فوائد اور بہبود، اپناست اور ریگانٹ اور مختصر ہیں۔ ان کے علاوہ ادب، تعظیم اور رعایت دنیا کی بہبود اور کارروائی کے لئے ناگزیر ہیں۔

(ج) اگر بزرگ تم سے خوش ہوں گے تو کیا ہوگا؟

**جواب** اگر بزرگ ہم سے خوش ہوں گے تو ہمارا خدا ہم سے خوش ہوگا اور زیادہ تر عنایت و انعام فرمائے گا اور دنیا کے فوائد اس کے علاوہ ہیں اور اسی طرح ہماری اولادیں بھی ہماری خدمت کریں گی۔

(د) ماں باپ کی اطاعت کس طرح کرنی چاہئے؟

**جواب** ماں باپ کی اطاعت کی صورت یہ ہے کہ ان کی خدمت میں حاضر ہیں، ان کی مرضی اور خوشنودی کی جستجو کھیس کر جس طرح ان کا جی چاہتا ہے، وہی کام عمل میں لایا جائے۔ اگر اس طرح نہ معلوم ہو تو عرض کر کے دریافت کیا جائے اور جس طرح حکم دیں عمل کیا جائے۔ اگر اتفاقاً کسی سب سے انہوں نے ایک کام کو نہ کہا ہو لیکن ہم سمجھتے ہوں، پس اس کے سرانجام دینے کی دل سے کوشش کی جائے۔

(ه) جواہا دا پنے ماں باپ کا کہا نہیں مانتی اس کا کیا انجام ہوتا ہے؟

**جواب** جواہا دا پنے ماں باپ کا کہا نہیں مانتی وہ ہمیشہ بداقبال اور ذلیل و خوار ہتی ہے۔

**سوال 2** درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

**جواب** جواب کے لئے "کثیر الانتہابی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

**سوال 3** درست الفاظ لکھ کر خالی جگہیں پڑ کیجئے:

(الف) تم اپنے ماں باپ سے خود سر ہے ہو تو عجب نہیں کہ تمہاری اولاد بھی تم سے سرکش رہے۔

**جواب** جب تم بڑے ہو گے تو اسی طرح تمہارے خرد تمہاری خدمت کریں گے۔

(ب) جو نعمت یا قادرت دنیا میں حاصل ہوتی ہے بزرگوں کے فیض پرورش سے حاصل ہوتی ہے۔

**جواب** جس شخص کو بزرگ کی تعظیم کی عادت ہوگی، وہ خدا کی عبادت بھی دل سے کرے گا۔

(ج) اول مرتبہ بزرگی کا دنیا میں خدا کا ہے۔

**سوال 4** درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) جو ماں باپ کے حقوق پرورش اور محنت کو نہ مانے گا وہ خدا کے حقوق نعمت کو کیا پہچانے گا۔

**جواب** (ب) ماں باپ کو خوش کرنے سے خدا خوش نہیں ہوتا۔

- (✓)  
(✗)  
(✓)

- (ج) والدین کے احکام فقط ہمارے فائدے کے لئے ہیں۔  
(د) استاد کا رتبہ باپ کے برابر نہیں ہے۔  
(ه) استاد نعمت علم سے روح کی پرورش اور تربیت دیتا ہے۔

**سوال 5** ”اگر میں وزیر تعلیم ہوتا / ہوتی“ کے زیر عنوان چار سوال الفاظ پر مشتمل مضمون لکھئے۔

**جواب** جواب کے لئے اگلے صفحات پر ”حصہ مضمون نویسی“ ملاحظہ فرمائیے۔

**سوال 6**

درجہ ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر کی نشان دہی کیجئے:

اکرم گیا ، بچہ کودا ، بانو آئی ، زین رویا ، ابو آئے

خبر	مبتدا	جواب
گیا	اکرم	
کودا	بچہ	
آئی	بانو	
رویا	زین	
آئے	ابو	

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

**WWW.USMANWEB.COM**

# All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں  
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**9th Class**  
Notes | Past Papers

[WWW.USMANWEB.COM](http://WWW.USMANWEB.COM)

**10th Class**  
Notes | Past Papers

[WWW.USMANWEB.COM](http://WWW.USMANWEB.COM)

**11th Class**  
Notes | Past Papers

**12th Class**  
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

**WhatsApp Group 0306-8475285**

**www.USMANWEB.COM**

**www.USMANWEB.COM**